Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ
الفضل
ربوہ

بروز اتوار

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

نمبر ۵۰	۲۸ محرم ۱۳۹۳ھ ۴ امان ۱۳۵۲ ہش ۴ مارچ ۱۹۷۳ء	جلد ۶۲/۲۷

اخبار احمدیہ

ربوہ ۔ ۳ امان ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمد للہ ۔

احباب حضور کی صحت وسلامتی اور درازیٔ عمر کیلئے التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں ۔

راولپنڈی سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ محترم سید داؤد احمد صاحب تا حال ہائی بلڈ پریشر کی وجہ سے بہت بیمار ہیں ۔ بیماری میں کوئی نمایاں افاقہ ابھی نہیں ہوا ۔ احباب خاص توجہ اور درد کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے محترم میر صاحب کو کامل و عاجل شفا بخشے اور انہیں لمبی زندگی عطا فرمائے ۔ آمین

ربوہ ۔ ۳ امان ۔ کل ۲ امان بروز جمعۃ المبارک مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے پڑھائی ۔

آپ نے خطبہ جمعہ میں بتایا کہ انسان کے لئے زندگی گذارنے کے دو راستے ہیں ۔ ایک تو یہ کہ وہ خود اپنی زندگی کی روش متعین کرے اور اس پر چلے ۔ دوسرا راستہ یہ ہے کہ ہم خدا اور اس کے رسولؐ کی ہدایات کے ماتحت اپنی زندگی کے دن گذار کر اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کریں ۔ آپ نے فرمایا ہمیں چاہیئے کہ دوسرا راستہ اختیار کریں اور اپنے دینی فرائض کو پوری طرح ادا کر کے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں ۔

اسی ضمن میں آپ نے احباب ربوہ کو ان کی اہم ذمہ داریوں کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی ۔

ایک تحقیقی مقالہ

۴ مارچ بروز اتوار شام ساڑھے چار بجے ایوان محمود ربوہ میں مرکزی بزم حسن بیان کے زیر اہتمام مکرم عباد اللہ صاحب گیانی "چولہ بابا نانک اور اس کا سکھوں پر اثر" کے زیر عنوان اپنا تحقیقی مقالہ پڑھیں گے ۔ مقامی احباب سے شمولیت کی درخواست ہے ۔

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

میں ایمان رکھتا ہوں کہ ہمارے رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم تمام رسولوں سے افضل اور خاتم الانبیاء ہیں

مجھ پر اور میری جماعت پر یہ افترائے عظیم ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتے

(۱) "مجھ کو خدا کی عزت وجلال کی قسم ہے کہ میں مسلمان ہوں اور ایمان رکھتا ہوں اللہ تعالیٰ پر اور اُس کی کتابوں پر اور تمام رسولوں اور تمام فرشتوں اور مرنے کے بعد زندہ کئے جانے پر اور میں ایمان رکھتا ہوں اس پر کہ ہمارے رسول حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تمام رسولوں سے افضل اور خاتم الانبیاء ہیں ۔"

(حمامۃ البشریٰ صفحہ ۸ مطبوعہ ۱۸۹۴ء)

(۲) "درود و سلام تمام رسولوں سے بہتر اور تمام برگزیدوں سے افضل محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ آپ خاتم الانبیاء اور شفیع المذنبین اور تمام اوّلین و آخرین کے سردار ہیں ۔ اور آپ کی آل پر کہ طاہر و مطہر ہیں اور آپ کے اصحاب پر کہ حق کا نشان اور اللہ کی حجت ہیں اہل جہان کے لئے ۔"

(انجام آتھم صفحہ ۳۷ مطبوعہ ۱۸۹۶ء)

(۳) "اگر دل سخت نہیں ہو گئے تو اس قدر دلیری کیوں ہے کہ خواہ نخواہ ایسے شخص کو کافر بنایا جاتا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حقیقی معنے کی رو سے خاتم الانبیاء سمجھتا ہے اور قرآن کو خاتم الکتب تسلیم کرتا ہے ۔ تمام نبیوں پر ایمان لاتا ہے اور اہل قبلہ ہے اور شریعت کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام سمجھتا ہے ۔"

(سراج منیر صفحہ ۴ مطبوعہ ۱۸۹۷ء)

(۴) "مجھ پر اور میری جماعت پر جو یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتے یہ ہم پر افترائے عظیم ہے ۔ ہم جس قوت ، یقین و معرفت اور بصیرت کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء مانتے اور یقین کرتے ہیں ۔ اس کا لاکھواں حصہ بھی وہ لوگ نہیں مانتے ۔"

(الحکم ۱۷ مارچ ۱۹۰۵ء)

"لازمی چندہ جات لازمی ہیں وہ بہرحال آپکو ادا کرنے چاہئیں"

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا :۔

"موجودہ مالی سال کے آٹھ مہینے ختم ہو گئے ہیں ۔ اس لئے جو بجٹ آپ نے اپنے نمائندوں کی معرفت مجلس شوریٰ میں پاس کیا تھا اُس کا دو تہائی دسمبر کے آخر تک جمع ہو جانا چاہیئے ۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۰ فتح / دسمبر)

اب مالی سال کے دس ماہ گذر چکے ہیں ۔ اس لئے مہربانی فرما کر لازمی چندہ جات چندہ عام ۔ حصہ آمد ۔ اور چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی کی طرف خاص اور فوری توجہ فرمائیے

(ناظر بیت المال آمد ۔ ربوہ)

پبلشر :۔ مسعود احمد ، پرنٹر :۔ سید عبدالحی ، مطبع :۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ ، مقام اشاعت :۔ دفتر الفضل دار الرحمت غربی ، ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۴؍ماہ امان ۱۳۵۲ ہش

اس زمانہ کا سب سے بڑا مرض اور اس کا علاج

اس زمانہ کا سب سے بڑا مرض جو افراد اور اقوام کی ہلاکت کا موجب بنا ہوا ہے دنیا کی محبت ہے۔ ہر کسی نے دنیوی مال و منال اور مادی عیش و آرام کو اپنا مطمح نظر بنا رکھا ہے۔ اور جائز و ناجائز ذرائع سے اس کے حصول میں لگا ہوا ہے۔ حُبِ دنیا کا ہی یہ نتیجہ ہے کہ ہر شعبۂ زندگی میں فساد بڑھتا اور پھیلتا ہی چلا جا رہا ہے۔ یہ مرض کیوں پیدا ہوتا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے اس کی وجہ ایمان بالآخرۃ میں ضعف یا اس کے فقدان کو ٹھہرایا ہے۔ یعنی جب ایمان بالآخرۃ میں ضعف آجاتا ہے تو لوگ ورلی زندگی کو ہی سب کچھ سمجھنے لگتے ہیں اور ان کی تمام تر توجہ اسی کو سنوارنے میں صرف ہونے لگتی ہے۔ حتیٰ کہ اس کی نگاہ میں جائز اور ناجائز کی تمیز بھی اُٹھ جاتی ہے۔ ان کو بھولے سے بھی اس کا خیال نہیں آتا کہ اس جہان کے علاوہ ایک اگلا جہان بھی ہے اور جو دائمی ہے۔ وہاں اس جہان کے اعمال کا جواب دینا ہوگا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے حُبِ دنیا میں مبتلا ہونیوالوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے:۔

اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ يُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ وَيَذَرُوْنَ وَرَآءَهُمْ يَوْمًا ثَقِيْلًا ۝ (الدھر آیت ۲۸)

یعنی یہ لوگ دنیا کی زندگی اور اس کی نعمتوں کو بہت عزیز رکھتے ہیں اس لئے کہ انہوں نے ایک بڑے سخت دن (یوم الآخرۃ) کو بالکل بھلا دیا ہے۔

اس میں شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس جہان اور اس کی تمام چیزوں کو انسان کے لئے ہی پیدا کیا ہے اور ان سب چیزوں کی پیدائش سے اس کا منشاء یہی ہے کہ انسان ان چیزوں سے فائدہ اُٹھائے۔ لیکن ساتھ ہی اُس نے یہ بھی لازمی قرار دیا ہے کہ انسان ان سے اس رنگ میں فائدہ اُٹھائے کہ ان کا حصول آخرت کی ہمیشہ ہمیش قائم رہنے والی نعمتوں کے حصول پر منتج ہو سکے۔ کیونکہ اگر وہ اس رنگ میں دُنیوی نعماء کے حصول کو اپنا مطمح نظر بنائے گا کہ جن سے اُس جہان کی ابدی زندگی اور اسکے ابدی انعاموں سے محرومی لازم آتی ہو تو پھر اس سے بڑھ کر حماقت اور کوئی نہیں ہو سکتی۔ اس کا مطلب یہ ہوگا کہ وہ اس دنیا کی چند روزہ زندگی اور اس کے فانی عیش کی خاطر ابد الآباد تک قائم رہنے والی راحت و آرام کو چھوڑ رہا ہے۔ یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ وہ کونسا طریق ہے کہ انسان اس رنگ میں دنیوی نعماء سے فائدہ اٹھائے کہ اُس کے لئے اُخروی نعمتوں کا حصول ممکن ہو سکے؟ اس کا جواب اللہ تعالیٰ نے یہ دیا ہے کہ انسان کو چاہیئے کہ وہ اس دنیا میں تقویٰ کی راہ پر گامزن ہو کر دنیا کمائے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ایک مقررہ اندازہ کے مطابق دنیوی نعمتیں بھی اسے ملیں گی اور اُخروی نعمتیں بھی بے حساب اس کے حصہ میں آئیں گی۔ اس طرح نہ وہ اس دنیا میں گھاٹے میں رہے گا اور نہ اُس دُنیا میں۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ اس امر کا ذکر کرتے ہوئے کہ جو لوگ تقویٰ اختیار کریں گے اور تقویٰ کی راہوں پر گامزن ہوں گے وہ ان کے لئے اس دنیا میں آسانیاں پیدا کر دے گا۔ فرماتا ہے:۔

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا ۝ (الطلاق آیت ۵)

اور جو کوئی اللہ کا تقویٰ اختیار کرے اللہ ضرور اس کے معاملہ میں آسانی پیدا کر دیتا ہے۔

پھر اسی سورۃ میں اس آسانی کی وضاحت کرتے ہوئے مزید فرماتا ہے:۔

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۝ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۭ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ۭ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ۝ (الطلاق آیات ۳، ۴)

اور جو شخص اللہ کا تقویٰ اختیار کرے گا اللہ اس کے لئے (اس دنیا میں ہی فراخی کا) کوئی نہ کوئی رستہ نکال دے گا اور اسے وہاں وہاں سے رزق دے گا جہاں سے رزق آنے کا اُسے گمان بھی نہیں ہوگا۔ اور جو کوئی (مقدور بھر کوشش کے ساتھ) اللہ پر توکل کرتا ہے اللہ اس کا متکفل ہو جاتا ہے۔ اللہ اپنے مقصد کو بہرحال پورا کر کے رہتا ہے۔ اُس نے ہر چیز کا اندازہ مقرر کر چھوڑا ہے۔

یہ واضح کرنے کے بعد کہ تقویٰ اختیار کرنے والے اس دنیا میں کبھی خسارہ میں نہیں رہتے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا ہے کہ متقیوں کو نہ صرف اس جہان کی نعمتیں ایک اندازہ کے مطابق ضرور ملتی ہیں بلکہ اگلے جہان کی نعمتیں بھی ان کے لئے مقدر کر دی جاتی ہیں۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ ۚ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا ۝ رَّسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ مُبَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۭ وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ قَدْ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَهٗ رِزْقًا ۝ (الطلاق آیت ۱۲)

پس اے مومنوں میں سے عقلمندو! اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اللہ نے تمہارے لئے شرف کا سامان یعنی رسول اتارا ہے جو تم کو اللہ کی ایسی آیات سُناتا ہے جو (ہر نیکی کے اجراء اور ہر بدی کی مضرت کو) کھول کر بیان کر دیتی ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مومن لوگ اپنے ایمان کے مطابق عمل کرتے ہیں وہ اندھیروں سے نکل کر نور میں آجاتے ہیں۔ اور جو بھی (تقویٰ کی راہ پر گامزن ہوتے ہوئے) اللہ پر ایمان لائے اور اس کے مطابق عمل کرے وہ اس کو ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی وہ اس میں ہمیشہ رہتے چلے جائیں گے۔ اللہ نے ایسے شخص کو بڑی پسندیدہ روزی عطا فرمائی ہے۔

پس دنیا کی محبت سے نجات کا اصل ذریعہ تقویٰ اللہ ہی ہے۔ تقویٰ اللہ ایسی چیز ہے کہ اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ ایک متقی کو دنیوی نعمتوں سے اس حد تک اور اس رنگ میں متمتع ہونے کی توفیق عطا فرماتا ہے کہ وہ دنیا کی محبت میں گرفتار نہ ہونے پائے اور اس پر مستزاد یہ کہ وہ اُخروی جہان کی لازوال و بے مثال نعماء سے بھی مستفیض ہونے کا اہل قرار پائے۔ ایک متقی کا مقصود رضائے الٰہی کا حصول ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ رضائے الٰہی کو اپنا مقصود بنانے والوں کی دنیا اور آخرت دونوں کو سنوار دیتا ہے۔ وہ نہ اس دُنیا میں گھاٹے میں رہتے ہیں اور نہ اُس دنیا میں۔ پس ایک مسلمان کیلئے دنیا کمانا منع نہیں لیکن ایک لازمی اور بنیادی شرط یہ ہے کہ وہ تقویٰ کی راہ پر گامزن رہے اور اس سے بال برابر بھی اِدھر اُدھر نہ ہو۔ اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ وہ حُبِ دنیا کی لعنت میں گرفتار ہوئے بغیر دنیوی نعماء سے بھی بہرہ ور ہوگا اور اُخروی نعماء بھی بے حساب اُسکے حصہ میں آئیں گی۔ اس لحاظ سے اس زمانہ کے سب سے بڑے مرض "حُبِ دُنیا" کا اصل علاج تقویٰ ہی ہے۔

مری وفا کو کبھی زیبِ داستاں بھی کرو

چمن کی بات کہو ذکرِ باغباں بھی کرو
غمِ بہار ہی فکرِ آشیاں بھی کرو

سکوتِ شب میں کبھی تو پکار کر دیکھو
کبھی تو دیدۂ گریاں کا امتحاں بھی کرو

مزے سے اپنی جفا کے بیاں کرو قصے
مری وفا کو کبھی زیبِ داستاں بھی کرو

دلِ حزیں نے جلائے چراغ یادوں کے
انہی چراغوں سے روشن مرا جہاں بھی کرو

درِ حبیب پہ جاؤ کبھی جو ہمسفرو!
تو نذرِ یار مرے دل کا ارمغاں بھی کرو

روش روش پہ پکارو، گئی بہاروں کو
جگر کے خون سے تزئینِ گلستاں بھی کرو

دیارِ یار میں گذرے ہوئے حسیں لمحو!
پلٹ سکو تو کبھی مجھ کو شادماں بھی کرو

(عبدالمنان ناہید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا چہرہ کا پردہ ضروری ہے؟

محترم شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ

ان دنوں بے پردگی کی ایک عام رو نظر آتی ہے کچھ عرصہ ہوا پاکستان کے اخبارات میں بھی پردہ کے متعلقات کا چرچا رہا اور پاکستان کی قومی اسمبلی میں بھی پردہ زیر بحث آیا جس میں مرد اور عورت ممبران قومی اسمبلی نے بحث میں حصہ لیا، قوم اور ملک میں مغربی تہذیب سے وابستگی کی وبا عام ہے اور بے پردگی کے باعث بے راہ روی روزافزوں ہے اور اسلام کی طرف منسوب ہونے والے پردہ کے متعلق حدود کی تعیین میں بعض ایسی باتیں بھی کہہ جاتے ہیں جو اسلامی تعلیمات کے سراسر منافی ہوتی ہیں اس سلسلہ میں چہرہ کو پردہ سے خارج کیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ چہرہ پردہ میں شامل نہیں۔ حالانکہ قرآن کریم اور حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور آپ کے زمانہ میں ازواج مطہرات اور مسلمان خواتین کا عمل اس بات کی وضاحت کر رہا ہے۔ کہ چہرہ پردہ میں شامل ہے۔

عقلی طور پر بھی اگر اس بات پر غور کیا جائے تو صحیح عقل و شعور کا مالک اس حقیقت کو تسلیم کرنے پر مجبور ہو گا کہ عورت کے چہرہ کو پردہ میں رکھنا ہی پردہ کی اصل ضرورت اور اسکے اہم تقاضوں کو پورا کرتا ہے۔ یہ سطور لکھتے ہوئے مجھے یاد آ رہا ہے کہ جن دنوں مدرسہ میں حدیث کا سبق حضرت استاذی المحترم سید محمد اسحاق صاحب سے پڑھتے تھے تو ایک دفعہ پردہ کی بحث علمی اور عقلی رنگ میں چل پڑی کوئی چہرہ کو پردہ میں شامل کرتا اور کوئی خارج۔ حضرت میر صاحب نے طالب علموں سے دریافت کیا اچھا یہ بتاؤ کہ آج تک کوئی شخص کسی عورت کے گھٹنوں کو دیکھ کر اس پر فریفتہ ہوا ہے؟ سب کا ایک ہی جواب تھا کہ "نہیں"۔ لیکن چہرہ جسے اللہ تعالےٰ نے حسن و جمال کا مرکز بنایا ہے اور جاذبیت اور کشش کا جو حصہ جسم زیادہ نظارہ پیش کرتا ہے اسے آپ پردہ سے خارج سمجھتے ہیں یہ کہاں کی دانشمندی اور عقلمندی ہے!

اسی طرح بعض لوگوں کو یہ وہم ہے کہ پردہ عورت کی صحت کے لئے سم قاتل ہے لیکن حقیقت اس کے برعکس ہے اگر پورا تجزیہ کیا جائے اور حقائق پر نگاہ رکھی جائے تو یہ روز روشن کی طرح نظر آئے گا کہ اسلام کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق پردہ کرنے والی خواتین بہ نسبت ان خواتین کے جو بے پردہ ہیں۔ صحت و تندرستی میں ہزارہا درجہ بہتر ہیں۔ نیروبی میں ایک مشہور قابل ڈاکٹر کے پاس گیا اور اس سے دریافت کیا کہ ڈاکٹر صاحب آپ کے زیر علاج کتنی ایسی خواتین ہیں جو T.B کی مرض میں مبتلا ہیں۔ تھوڑی دیر سوچکر ڈاکٹر صاحب موصوف فرمانے لگے کہ نو (۹) خواتین ہیں۔ پھر میں نے دریافت کیا کہ یہ خواتین کس کس قوم اور مذہب کی ہیں فرمانے لگے ... پانچ تو گوا کے علاقہ کی رہنے والی کیتھولک عیسائی ہیں اور دو ہندو اور ایک دو مسلمان ہیں۔ گویا ۹ میں سے سات خواتین ایسی تھیں جو غیر مسلم اور بے پردہ تھیں اور دو ایسی خواتین تھیں جو مسلمان اور باپردہ تھیں اگرچہ یہ ایک نہایت ہی محدود قسم کا تجزیہ ہے۔ لیکن مختلف ممالک کا تجزیہ کیا جائے تو بہت سے ایسے ممالک ہیں مثلاً اٹلی جہاں T.B کی مرض بڑی کثرت سے پائی جاتی ہے مگر کوئی ایک عورت بھی پردہ نہیں کرتی اسی طرح کئی اور غیر مسلم ممالک ہیں جہاں عورتیں پردہ نہیں کرتیں لیکن وہاں T.B کی بیماری بڑی کثرت سے پائی جاتی ہے۔ اگر پردہ ہی اس مرض کا باعث ہے اور عورتوں کے لئے پردہ سم قاتل ہے تو ان عورتوں کو جو پردہ نہیں کرتیں اس مرض سے محفوظ ہونا چاہیئے تھا۔ لیکن حقیقت اس کے برعکس ہے میرا یقین ہے کہ اگر اس رنگ میں غور کیا جائے اور دنیا کا جائزہ لیا جائے، تو یہ حقیقت تسلیم کرنا پڑیگی کہ جہاں پردہ کا رواج ہے وہاں مرض میں خاص کمی ہے بہ نسبت ان ملکوں کے جہاں پردہ نہیں۔ اس سلسلہ میں بعض اور باتیں جو غور و فکر کے بعد سامنے آتی ہیں۔ ان میں سے نمایاں یہ بات کہ جن عورتوں کو بے پردگی کے ساتھ ساتھ [illegible] اور زینت و خوبصورتی کے اظہار کی ہوس ہوتی ہے۔ ان کی یہ ہوس رکتی نہیں بلکہ ذہنی پریشانی کا موجب بن جاتی ہے اور یہ پریشانی ان عورتوں میں کئی اور آزار اور امراض پیدا کرنے کا موجب بن جاتی ہے اس قسم کی عورتیں بسا اوقات دماغی توازن بھی کھو بیٹھتی ہیں۔

لیکن اسلام کی پاکیزہ اعلیٰ اور پر حکمت تعلیم پر عمل کرنے سے کوئی آزار کوئی تکلیف کوئی عارضہ پیش نہیں کرتا۔ نہ صحت کمزور ہوتی ہے نہ جسم میں خلل پیدا ہوتا ہے اور نہ ہی کوئی مرض و عارضہ پیش آتا ہے۔ اللہ تعالےٰ کا یہ فرمان نہایت ہی سچا فرمان ہے۔

وَمَآ اَنْزَلْنَا الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓى

ہم نے یہ قرآن اور اس کی تعلیمات تجھے مخاطب اس غرض سے نہیں اتاریں کہ تم کسی مشقت اور اذیت میں پڑو یہ قرآن اور اس کی ہر ایک تعلیم ہر ایک مشقت سے بچاتی اور محفوظ رکھتی بلکہ شفاء للناس ہے اس پر عمل کرنے سے اور اپنانے سے تم صحت و تندرستی اور شفا حاصل کرو گے۔

جو طریق باعث اذیت اور عارضہ کے لاحق ہونے کا موجب ہوتا ہے وہ غلط رنگ میں تعلیم کو اپنانا اور بے راہ روی کو اختیار کرنا ہے۔ قرآن کریم کی تعلیم صاف اور ستھری ہے۔ افراط اور تفریط سے پاک ہے وہ کسی ایسے پردہ کا حکم نہیں دیتی جو عورت کو محبوس اور مقید بنا دے۔

قرآن مجید میں خدا تعالےٰ کا واضح فرمان ہے:۔

(۱) يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ۔ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ۔ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا

اے نبی اپنی بیویوں اور اپنی بیٹیوں اور مومنوں کی بیویوں سے کہدے کہ جب وہ باہر نکلیں تو اپنی بڑی چادروں کو سروں پر سے گھسیٹ کر اپنے سینوں تک لے آیا کریں۔ یہ امر اس بات کو ممکن بنا دیتا ہے کہ وہ پہچانی جائیں اور ان کو تکلیف نہ دی جائے اور اللہ بڑا بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے
(سورۃ احزاب۔ ترجمہ تفسیر صغیر)

اس آیت میں اس بات کی تلقین کی گئی ہے کہ گھر سے باہر نکلنے پر جو کسی ضرورت کی وجہ سے ہو مسلمان عورتیں پڑی نہ ہوں۔ بلکہ اپنی چادر کا پلہ اپنے چہرہ پر ڈال لیا کریں تا چہرہ کسی کو نظر نہ آئے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے سورۃ احزاب کی مندرجہ بالا آیت سے یہ استنباط کیا ہے کہ چہرہ کو ظاہر نہ کیا جائے۔ پہلے مفسروں نے بھی اسکے یہی معنے کئے ہیں اور اس سے چہرہ کے چھپانے کا استنباط کیا ہے۔ چنانچہ تفسیر کشاف جلد ۲ صفحہ ۲۴۷ پر آیت مندرجہ بالا کی تفسیر کے سلسلہ میں لکھا ہے ومعنی یدنین علیھن من جلابیبھن یرخینھا علیھن ویغطین بھا وجوھھن واعطافھن کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اپنی چادروں کو گھسیٹ کر اپنے پر کر لیا کریں اور اس سے اپنے چہروں کو اور پہلوؤں کو ڈھانک لیا کریں۔"

بحر محیط میں آیت جلباب کے تحت لکھا ہے کہ وعلیھن سے مراد سارا جسم ہے وعلیھن شامل لجمیع اجسادھن او علیھن علی وجوھھن لان الذی کان یبدو منھن فی الجاھلیۃ کان الوجہ۔ اپنے پر چادر ڈالنے کا یہ مطلب ہے کہ اپنے چہروں پر لے آئیں کیونکہ اسلام سے قبل ان کے جسموں میں سے جو چیز ظاہر ہوتی تھی وہ تو چہرہ تھا؟ اسلئے جب یہ فرمایا کہ وہ چادروں کو اپنے پر اوڑھ لیں یا سروں سے گھسیٹ کر اپنے پر لے آئیں تو اس کا مفہوم یہ ہے کہ جاہلیت کے زمانہ میں جو حصہ نہیں چھپایا جاتا تھا وہ چہرہ تھا اس لئے اس کے چھپانے کا حکم دیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۲۔ سورہ نور میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا

وَلَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْیَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰی جُیُوْبِهِنَّ .... الخ

اور مومن عورتیں اپنی زینت کو ظاہر نہ کیا کریں سوائے اس کے جو آپ ہی آپ بے اختیار ظاہر ہوتی ہے۔ اور اپنی اوڑھنیوں کو اپنے سینہ پر سے گذار کر اور اسکو ڈھانک کر پہنا کریں .... تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

(سورہ نور آیت ۳۲)

اس آیت کی تفسیر میں حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ المزینة الظاهرة الوجه وکحل العینین وخضاب الکف والخاتم۔ فهذا تظهر فی بیتها لمن دخل علیها کہ زینت ظاہرہ سے مراد چہرہ۔ آنکھوں کا سرمہ اور ہتھیلی کی مہندی اور انگوٹھی ہیں یہ وہ چیزیں ہیں جن کو عورت اپنے گھر میں اور گھر میں آنیوالوں کے لئے تو ظاہر کر سکتی ہے" مگر دوسروں کے لئے نہیں۔

(درمنثور جلد ۵ صفحہ ۴۱)

تفسیر فتح البیان میں لکھا ہے کہ "الزینة علی قسمین خلقیة ومکتسبة فالخلقیة وجهها فانه اصل الزینة۔ کہ زینت کی دو قسمیں ہیں۔ ایک پیدائشی اور ایک وہ جو [illegible] کر کے بنائی جاتی اور حاصل کی جاتی ہے پیدائشی زینت سے مراد عورت کا چہرہ ہے۔ کیونکہ اصل زینت تو چہرہ ہی ہے"۔

ان ہر دو تفاسیر سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کریم کی یہ تعلیم کہ مومن عورتیں اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں سوائے اس زینت کے جو خود بخود ظاہر ہو جائے اور عورت کے اختیار سے باہر ہو۔ وہ ظاہر تو خلاف اسلام نہ ہوگی۔ کیونکہ قرآن کریم میں خود اللہ تعالیٰ نے اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا فرما کر اس قسم کی زینت کا استثنا فرما دیا ہے مثلاً عورت کا قد و قامت اس کی رفتار و گفتار وغیرہ زینت کے ایسے حصے ہیں جن کا چھپانا عورت کے بس کی بات نہیں اور جو بات مقدرت سے باہر ہو اس پر حد بندی نہیں لگائی جا سکتی۔ شارع علیہ السلام کا یہ مقصد واضح ہے کہ عورتیں ایسی زینت جس کا چھپانا اس کی مقدرت میں ہے جیسے چہرہ اعلیٰ لباس وغیرہ اسے تو ہرگز ظاہر نہ کریں اور زینت کے جو حصے ان کی مقدرت سے باہر ہیں اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا کہہ کر ان کا استثنا کر دیا ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ نے اپنی تفسیر کبیر میں اس آیت کی تفسیر پر ایک مبسوط نوٹ میں لکھا ہے کہ "اصل چیز جو پردہ کی جاتی ہے اور جس کا اس آیت میں حکم دیا گیا ہے وہ دونوں کی نظر کو ملنے سے بچانا ہے اور جسم کا وہ حصہ جس پر نگاہ ڈالتے ہوئے آنکھیں ملنے سے رہ ہی نہیں سکتیں یا اس امر کی احتیاط نہایت مشکل ہو جاتی ہے وہ چہرہ ہی ہے۔ بقیہ جسم کو جبکہ وہ مناسب کپڑوں سے ڈھکا ہوا ہے نہ چھپانے کی ضرورت اور نہ اسے چھپایا جا سکتا ہے"

اسی مبسوط نوٹ کے آخر میں پھر حضرت مصلح موعودؓ نے خلاصۃً لکھا "وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ اسلام میں منہ چھپانے کا حکم نہیں ان سے ہم پوچھتے ہیں کہ قرآن کریم تو کہتا ہے کہ زینت چھپاؤ اور سب سے زیادہ زینت کی چیز چہرہ ہی ہے۔ اگر چہرہ چھپانے کا حکم نہیں تو پھر زینت کیا چیز ہے جس کو چھپانے کا حکم دیا گیا ہے"

وَلْیَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰی جُیُوْبِهِنَّ کی تفسیر میں حضرت مصلح موعودؓ نے جو نوٹ تحریر فرمایا اس میں مندرجہ ذیل الفاظ قابل توجہ ہیں "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلْیَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰی جُیُوْبِهِنَّ چاہیئے۔ کہ وہ اپنے خمر کو جیوب پر ڈال لیں اور چونکہ ان کے جیوب اگلی طرف ہوتے تھے اسلئے اس کے معنے یہ ہوئے کہ سر پر سے کپڑے کو کھینچ کر نیچے جیوب تک لے آئیں یعنی گھونگھٹ نکال لیں یہ معنے نہیں کہ وہ دوپٹے کی آنچل کو اپنے سینوں پر ڈال لیا کریں کیونکہ خمار کی آنچل نہیں ہوتی وہ چھوٹا ہوتا ہے۔ اس کے معنی یہی ہیں کہ سر کے رومال کو اتنا نیچا کرو کہ وہ سینہ تک آجائے اور سامنے سے آنے والے آدمی کو مونہہ نظر نہ آئے یہ ہدایت بتا رہی ہے کہ عورت کا منہ پردہ میں شامل ہے"

اس قدر واضح ارشاد کے باوجود بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ عورت کے لئے مونہہ کا پردہ نہیں۔ حالانکہ جو کچھ مندرجہ بالا سطور میں قرآن کریم کی آیات سے استنباط کیا گیا ہے۔ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور آپ کی زندگی میں آپ کی ہدایت پر جو عملدرآمد ہوا اس کے عین مطابق ہے۔ اور آپ نے قرآن کریم کے ان آیات کا جو مفہوم سمجھا اس کی عملی وضاحت کر دی اگر آپ نے واضح کر دیا کہ چہرہ پردہ میں شامل ہے۔ اس غرض کے لئے جب احادیث اور اسلامی تاریخ و روایات پر نظر ڈالی جاتی ہے تو یہ حقیقت کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ اس وقت مونہہ پردہ میں شامل تھا۔

(۱) چنانچہ لکھا ہے کہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک رشتہ کے سلسلہ میں ایک صحابیہ ام سلیمؓ کو بھیجا تھا کہ وہ جا کر دیکھ آئے کہ لڑکی کیسی ہے"۔ (مسند احمد بن حنبل جلد ۳ صفحہ ۲۳۱)

(۲) پھر لکھا ہے کہ ایک نوجوان نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اپنے رشتہ کے لئے ایک لڑکی پسند کی۔ اس نے لڑکی کے باپ سے درخواست کی کہ مجھے اور تو سب باتیں پسند ہیں۔ لیکن صرف اتنا چاہتا ہوں کہ مجھے ایک دفعہ لڑکی دیکھنے کی اجازت دے دیں تاکہ میرے دل کو اطمینان ہو جائے۔ چونکہ اس وقت پردہ کا حکم نازل ہو چکا تھا۔ اسلئے لڑکی کے باپ نے اس درخواست کو اپنی ہتک سمجھا اور خفا ہو گیا۔ وہ نوجوان آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے یہ تمام واقعہ بیان کیا۔ آپ نے سنکر فرمایا۔ بے شک پردہ کا حکم نازل ہو چکا ہے۔ مگر یہ غیر عورت کے لئے ہے جس لڑکی سے انسان شادی کرنا چاہے اور لڑکی کے ماں باپ بھی رشتہ دینے پر آمادہ ہو جائیں تو اسے شادی سے پہلے اگر لڑکی کا دیکھنا چاہے تو ایک دفعہ دیکھ سکتا ہے۔ تم جاؤ اور لڑکی کے باپ کو میری یہ بات بتا دو۔ وہ گیا اور اس نے آپ کا یہ پیغام اسے پہنچا دیا۔ مگر معلوم ہوتا ہے اس کا ایمان ابھی پختہ نہیں تھا۔ اس نے پھر یہی جواب دیا کہ میں ایسا بے غیرت نہیں کہ تمہیں اپنی لڑکی دکھا دوں۔ لڑکی اندر بیٹھی ہوئی یہ تمام باتیں سن رہی تھی جب اس نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بات سن کر بھی اپنی لڑکی کی شکل دکھانے سے انکار کر دیا تو وہ لڑکی فوراً اپنا منہ ننگا کر کے باہر آگئی اور اس نے کہا جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے منہ دیکھ لو تو میرے باپ کا کیا حق ہے کہ وہ اس کے خلاف چلے۔ میں اب تمہارے سامنے کھڑی ہوں تم بے شک مجھے دیکھ لو۔ (ابن ماجہ کتاب النکاح و مسند احمد بن حنبل جلد ۴ صفحہ ۲۴۴) اگر وہ لڑکی کھلے منہ پھرا کرتی تو اس نوجوان کو لڑکی کے باپ سے یہ کہنے کی کیا ضرورت تھی کہ مجھے اپنی لڑکی دکھا دیں اور پھر رسول کریم صلعم سے اس بارہ میں اجازت حاصل کرنیکا کیا مطلب تھا

(باقی)

قائدین مجالس توجہ فرمائیں

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ سے گذارش ہے کہ وہ بھجوائے گئے وقف جدید کے ٹارگٹ کے مطابق اپنی اپنی مجالس کے تمام اطفال سے وقف جدید کے نئے سال کے وعدہ جات حاصل کر کے دفتر مرکزیہ میں ارسال فرما دیں۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

شکریہ احباب

ہمارے والد حکیم عبدالرحیم صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ کوہاٹ کی وفات پر بہت سے احمدی حضرات اور خواتین کی طرف سے تعزیتی خطوط موصول ہوئے ہیں۔ سب کا فرداً فرداً جواب اسوقت دینا مشکل ہے۔ اسلئے ہم بذریعہ الفضل ان سب کرم فرماؤں کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے اس صدمہ کے موقع پر ہمارے غم کو ہلکا کرنے کی کوشش کی۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ مزید استدعا ہے کہ والد صاحب مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔

(آفتاب احمد۔ محبوبۃ الرحمٰن۔ مریم صدیقہ)

دفتر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

(مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فلم بینی ——— برائیوں کا سرچشمہ

مکرم میاں غلام رسول صاحب اعوان ڈیرہ غازیخان

پاکستان کے مسلمانوں میں جہاں اخلاقی انحطاط کے اور بہت سے اسباب ہیں۔ اُن میں سے ایک خاص سبب سینما یا فلم بینی بھی ہے۔ یہ شیشہ گرانِ مغرب کا ایک لعنتی عطیہ ہے جس نے قوم اور ملت کی اخلاقی اور معاشرتی بنیادیں کھوکھلی کر دی ہیں ہماری نوجوان نسل جس تیزی سے آوارہ ہو رہی ہے۔ اس کی بڑی وجہ سینما بینی ہے۔ عریانی۔ بے پردگی اور جنسی بے راہ روی کا سب سے بڑا محرک فلمی تصویر ہے۔ اس میں شک نہیں کہ انسان طبعی طور پر تفریح کے لئے کوئی نہ کوئی شغل چاہتا ہے۔ لیکن اب تو اسکی تفریح کی تمام تر توجہ سمٹ سمٹا کر فلم میں آکر مرکوز ہو گئی ہیں۔ یہ اسکی سب سے بڑی بدقسمتی ہے کہ فلموں سے مثبت فوائد اٹھانے کی بجائے انہیں اپنی تباہی کے لئے استعمال کر رہا ہے۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ وہ انہیں اپنی علمی اور صنعتی ترقی کے لئے استعمال کرتا لیکن دورِ جدید کا انسان ان تفریحات کو جنسی تسکین کے لئے نکال لایا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ وہ رباب و دست اور جنس کے چکر میں پھنس گیا ہے اور اسے وہ اپنا مقصد زندگی سمجھتا ہے۔

عورت کا وجود ایک متبرک وجود تھا۔ لیکن اُسے فلم کے ذریعہ سے غلط استعمال کر کے اسکی حیا اور عفت کو پامال کر دیا ہے۔ وہ نادان یہ نہیں سمجھ سکی کہ چند کھوٹے سکوں کے بدلے وہ اپنی عزتِ نفس اور عصمت نایاب کو واگذار کر رہی ہے اور یہ ایک حقیقت ہے کہ اس فلم نے کئی خاندان تباہ کر دئے ہیں۔ حضرت مصلح موعودؓ نے صحیح فرمایا تھا کہ ان فلموں نے بہت سے شریف نوجوانوں کو آوارہ اور شریف گھروں کی لڑکیوں کو کنچنی اور ناچنے والیاں بنا دیا ہے۔ بدقسمتی یہ ہے کہ موجودہ دور میں عفت اور عصمت کو کوئی وقعت نہیں دی جاتی۔ عزت اسکی ہے جو سب سے زیادہ سوشل ہو اور جب یہ صورت ہو تو شرافت اور عصمت کہاں رہ سکتی ہے۔ برائی جب حسین لبادے میں سامنے آتی ہے تو اس وقت لوگوں کی شرافت پیچھے ہٹ جاتی ہے برائی کی کشش اور چمک دمک کے سامنے تو اچھے بھلے باشعور لوگوں کی نظریں بھی چندھیا جاتی ہیں۔ ان حالات میں دورِ جدید کا انسان ان کا کیا مقابلہ کر سکتا ہے

اللہ تعالیٰ نے فرماتا ہے کہ انسان ظلوماً جہولاً ہے۔ یعنی ظالم ہونے کے ساتھ ساتھ جاہل بھی ہے اسکی جہالت کا اندازہ اس بات سے ہو سکتا ہے کہ انسان فرضی اور جھوٹی کہانیوں کو بڑے شوق سے پڑھتا ہے اور ان سے متاثر ہوتا ہے فلم بھی بالکل فرضی اور جھوٹ کا پلندہ ہوتی ہے۔ لیکن پھر بھی وہ اسے دیکھنے کے لئے بے تاب رہتا ہے حقیقت ہوتی تو پھر بھی بات تھی لیکن فرضی کہانی۔ فرضی پلاٹ اور فرضی اداکاری کے باوجود اسے دیکھ کر اپنے وقت اور مال کو ضائع کرتا چلا جاتا ہے نئی نسل کے لئے تو فلم سم قاتل کا حکم رکھتی ہے خام عقل والوں میں اس کا نقش اس شدت سے ثبت ہوتا ہے کہ پھر وہ مٹتا ہی نہیں۔ پس اخلاقی اور معاشرتی برائیاں جو اس وقت معاشرہ میں فروغ پا رہی ہیں ان کا سرچشمہ تصویر خانہ ہی ہے اور یہ صحیح ہے کہ جب تک جڑ رہے گی برائیاں پھلتی پھولتی رہیں گی۔ برائیوں کی اصلاح صرف شاخوں کو کاٹنے اور فروعات کی طرف توجہ دینے سے نہیں ہو سکے گی ضروری ہے کہ منبع کو بند کیا جائے۔

یہ دیکھکر بہت دُکھ ہوتا ہے کہ ہر شام جب مغرب کی نماز کا وقت ہوتا ہے۔ سینما گھروں کے سامنے چھوٹے بچوں اور نوجوانوں کا ایک جم غفیر دکھائی دیتا ہے ننگے سر اور خستہ حال بچے ٹکٹ کی کھڑکی پہ یوں ٹوٹے پڑتے ہیں کہ کہیں وہ اس نعمت سے محروم نہ رہ جائیں۔ جب معاشرہ میں نوجوانوں کے شوق کا یہ عالم ہو تو اس قوم کا خدا ہی حافظ ہے۔ اب تو سینما گھروں میں عورتوں کی تعداد مردوں سے کم نہیں ہوتی پس یقین جانئے کہ قوم اپنی ہلاکت کی طرف خود بھاگتی چلی جاتی ہے۔ انسان اتنا نادان ہے کہ اپنا مال خرچ کر کے خود اپنی تباہی کو خرید رہا ہے اور اسی میں سکون پاتا ہے۔ اُس کا حال اس افیونی کی طرح ہے جو افیون کو زہر سمجھنے کے باوجود کھاتا چلا جاتا ہے اور اس میں راحت پاتا ہے۔ بھلا جس قوم کے ۹۰ فی صد نوجوان فلم بینی کے رسیا ہوں اور دین سے بالکل بیگانہ تو وہ قوم اگر آج نہ ڈوبی تو کل ضرور ڈوب جائے گی۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا حکم تو یوں ہے کہ اے ایمان لانے والو۔ لَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ۔ کہ فواحش کے قریب بھی نہ جاؤ۔ فواحش کو دیکھنا تو درکنار اس کے قریب بھی نہ پھٹکو۔ اگر قریب جاؤ گے تو فحاشی میں ملوث ہو جاؤ گے سینما اخلاق کو بنانے نہیں بگاڑتے ہیں۔ ان سے فسق و فجور کو فروغ ملتا ہے اور یہ صحیح ہے کہ جب کوئی قوم اپنے ایمانی عہد کو اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے توڑتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے احکام کے خلاف چلتی ہے تو وہ کشمکشِ حیات میں اللہ تعالیٰ کی مدد سے محروم رہ جاتی ہے دُنیا میں اس پر ذلت اور رسوائی مسلط کر دی جاتی ہے۔ اور یہی حال آج کل کے مسلمان کا ہو رہا ہے۔ مصر میں اسوقت تباہی آئی۔ جب فاطمہ بادشاہ رقص و سرود میں مصروف تھا۔ یہی فطرت کا فیصلہ ہے اور اٹل ہے۔

مغربی اقوام جنہوں نے اس لعنت کو ایجاد کیا تھا۔ خود تباہی کے کنارے کھڑی ہیں اُن کے معاشرے کی بنیادیں کھوکھلی ہو چکی ہیں۔ ان کی نسبت خدا تعالیٰ کے فیصلے کا وقت قریب آگیا ہے۔ اگر ہم اس وقت نہ سنبھلے تو ہماری بربادی میں شک نہیں ہو سکتا۔

اب یہ حکمران طبقہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ قوم کو اس تباہی سے بچائیں فحش فلموں کی درآمد بالکل بند کر دیں اور اس صنعت سے مثبت فوائد حاصل کرنے کا پروگرام مرتب کریں۔ جس سے قوم اور ملک کو ٹھوس فائدہ پہنچے دانشمندوں نے کہا ہے کہ ہمیشہ چھوٹی چیز کو بڑی چیز پر قربان کر دیا جاتا ہے تفریح کے اور بہت سے طریق ہو سکتے ہیں۔ لیکن جو تفریح۔ اخلاق عفت اور عصمت کو بیچ کر کی جائے وہ کب جائز ہو سکتی ہے قوم کو اس تباہی سے بچایا جائے۔ خواہ عوام نادانی سے اس کے خلاف احتجاج بھی کیوں نہ کرتے رہیں۔ اگر ایسا نہ کیا گیا تو قیامت کے روز قوم سے زیادہ ارباب اقتدار قابلِ مواخذہ ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس پوزیشن کو بھانپ کر اپنی جماعت کو یہ حکم دیا تھا کہ :۔

"میں ساری جماعت کو حکم دیتا ہوں کہ کوئی احمدی کسی سینما۔ سرکس۔ تھیٹر وغیرہ غرضیکہ کسی تماشا میں بالکل نہ جائے اور اس سے کلی پرہیز کرے ہر مخلص احمدی جو میری بیعت کی قدر و قیمت کو سمجھتا ہے۔ اس کے لئے سینما یا کوئی تماشا وغیرہ دیکھنا یا کسی کو دکھانا جائز نہیں۔ سینما کے متعلق میری رائے ہے کہ نقصان دہ چیز ہے۔ موجودہ فلموں کو دیکھنا ملک اور اس کے اخلاق کے لئے مہلک ہے"

حضور نے یہ حکم ۱۹۳۴ء میں تحریک جدید کا اجراء کرتے ہوئے دیا تھا اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ جماعت اس پر قائم ہے اور امید ہے۔ آئندہ بھی جماعت اپنے عزم میں کمی نہ آنے دیگی اور اپنے واجب الاطاعت امام کے حکم کی انشراحِ صدر سے تعمیل کرتی رہے گی مومن کا کام تو سمعنا و اطعنا ہے اور جو لوگ انحراف کریں گے خدا تعالیٰ کا فیصلہ لهم خزی فی الحیٰوۃ الدنیا۔ ان پر صادر ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بدیوں سے بچائے۔

دعائے مغفرت

میری اہلیہ نور بیگم صاحبہ ۱۷ فروری کو قریباً ایک ماہ تک بیمار رہنے کے بعد بعمر ۵۴ سال وفات پا گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ نے چار لڑکے اور ایک لڑکی اپنا یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے قرب میں بلند مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے آمین۔

(عبد الغنی ٹھیکیدار دارالرحمت شرقی ربوہ)

ذکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جزائر فجی کی ایک احمدی خاتون کی وفات

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری مبلغ انچارج جزائر فجی

افسوس ہے کہ جماعت احمدیہ فجی کی ایک مخلص خاتون محترمہ گل النساء لطیف زوجہ محترم حاجی عبد اللطیف صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ صوا بقضائے الٰہی ۱۳ دسمبر ۱۹۷۲ء کو صوا کے سی ڈبلیو ایم ہسپتال میں چند روز زیر علاج رہ کر وفات پاگئیں۔

انا للّٰہ وانا الیہ راجعون

محترمہ گل النساء صاحبہ جماعتی کاموں میں اخلاص سے حصہ لینے والی اور فجی کے ابتدائی مبائعین میں سے تھیں لجنہ اماء اللہ فجی کی سرگرم کارکن ہونے کے علاوہ فجی کے تمام رفاہی کاموں میں دلچسپی سے حصہ لیتی تھیں۔

احمدی ہونے سے بہت پہلے سے ریڈ کراس سوسائٹی اور بعض دوسری رفاہی سوسائٹیوں کی بھی سرکردہ ممبر تھیں۔ احمدیہ مسجد صوا اور احمدیہ مشن کی صفائی اور دیگر ضروریات پورا کرنے کرانے کا اکثر خود بخود انتظام کرتی رہتی تھیں۔ مسجد اور مشن کے دروازوں اور کھڑکیوں کے پردے نیز مہمان خانہ کے لئے چادریں تکیے وغیرہ اپنی طرف سے اور بعض دفعہ لجنہ کی طرف سے بھی پیش کرتی رہتی تھیں۔ اسی طرح مرکز میں درس اور دیگر تمام جلسوں دعوتوں کے موقعوں پر لجنہ کی دوسری بہنوں کے ہمدوش یہ بھی اکثر کئی کئی گھنٹے خدمت میں مصروف رہتی تھیں اور باوجود بیمار طبیعت ہونے کے سلسلہ کے مرکز میں ہاتھ سے کام کرنے میں خوشی محسوس کرتی تھیں جماعت کے سالانہ جلسوں اور مسجدوں کے افتتاحوں وغیرہ میں خواہ کتنی دور جگہ پر ہوں نہ صرف خود شامل ہوتی بلکہ بعض دفعہ غیر از جماعت عورتوں کو بھی ساتھ لے جاتی تھیں۔

۱۹۶۲ء میں اپنے خاوند محترم حاجی عبد اللطیف صاحب کے ساتھ یورپ امریکہ آسٹریلیا نیوزی لینڈ عرب ممالک انڈیا پاکستان وغیرہ کے دورہ کے دوران حج بیت اللہ شریف اور زیارت روضۂ نبوی سے بھی مشرف ہوئیں۔ اس کے بعد ربوہ جلسہ سالانہ اور قادیان کے جلسہ سالانہ میں شمولیت اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت و ملاقات سے بھی دونوں میاں بیوی مشرف ہوئے اس کے بعد ۱۹۶۸ء میں بھی دوبارہ قادیان کی زیارت اور ربوہ میں جلسہ سالانہ ۱۹۶۸ء میں شمولیت اور حضور خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دیگر مقدس ہستیوں اور بزرگان سے ملاقات سے بھی اپنے خاوند کی معیت میں مستفیض ہوئیں اور ربوہ میں قیام اور وہاں کی مقدس فضا اور احمدی بہنوں کے حسن سلوک سے بہت متاثر ہوئیں۔

احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور محترم حاجی عبد اللطیف صاحب اور دیگر لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے محترم حاجی صاحب خود ایک عرصہ سے بعارضہ [illegible] اور ذیابیطس وغیرہ بیمار ہیں امریکہ اور نیوزی لینڈ وغیرہ بھی علاج کے لئے جا چکے ہیں مگر کوئی افاقہ نہیں۔ حاجی صاحب جماعت کے نہایت مخلص سرگرم اور قربانی کرنے والے بزرگ ہیں آجکل انہیں زیادہ تکلیف ہے۔ بیماری کے علاوہ دیگر پریشانیاں بھی ہیں احباب انکی صحت کاملہ درازیٔ عمر بیٹی بہو کی دوری اور سلسلہ کی خدمت کے مزید مواقع ملنے اخلاص میں ترقی اور ان کی

نتیجہ امتحان ناصرات الاحمدیہ منعقدہ اکتوبر ۱۹۷۲ء

۱۹۷۲ء میں ناصرات الاحمدیہ کے دوسرے مرکزی امتحان میں کل ۱۴۴۳ ناصرات شامل ہوئیں جن میں ۹۲۹ کامیاب ہوئیں نتیجہ ۶۱٪ رہا۔ ربوہ سے تحریری اور زبانی امتحان دینے والی بچیوں کی تعداد ۱۰۶۲ ہے۔ ربوہ کا رزلٹ ۳۹٪ ہے بیرون از ربوہ کی ۳۸۱ ناصرات نے امتحان دیا ان کا نتیجہ ۹۱٪ ہے اول دوم سوم آنے والی بچیوں کے نام حسب ذیل ہیں۔

ربوہ:-

معیار سوم	درثمین	نفل عمر سکول ربوہ	۴۷/۵۰	اول
"	نصرت ربانی پنجم	نصرت گرلز سکول ربوہ	۴۲	دوم
"	مسرت یاسمین	"	۴۲	"
"	کاشفہ سمیرا پنجم اے	"	۴۰	سوم
معیار دوم-	حمیرا کشور ہشتم اے	نصرت گرلز سکول ربوہ	۴۹/۵۰	اول
	امۃ النعیم شریف	"	۴۸	دوم
	زکیہ حمید	"	۴۷	سوم
	زاہدہ پروین ہشتم سی	"	۴۷	"
معیار اول-	عفیفہ نجم دہم سی	نصرت گرلز سکول ربوہ	۷۱/۷۵	اول
	مبشرہ ربانی آفتاب	"	۶۹	دوم
	ناصرہ بشریٰ دہم اے	"	۶۸	سوم

بیرون از ربوہ کا نتیجہ:-

معیار سوم	مسرت شاہین	دھیر کے کلاں	۴۳/۵۰	اول
	غزالہ نصرت	راج گڑھ لاہور	۴۳	"
	حمیرا کشور	پیپلز کالونی لائلپور	۴۱	دوم
	ساجدہ ناہید	شیخوپورہ	۴۱	"
	نصرت خلیل	راج گڑھ لاہور	۳۹	سوم
معیار دوم	ثمینہ نازلی	اسلامیہ پارک لاہور	۴۷/۵۰	اول
	بشریٰ پروین	۱۲۱ ج ب حسن پور	۴۰	دوم
	امتہ الجمیل نسیم	کنری پاک سندھ	۳۹	سوم
معیار اول	فاطمہ بشریٰ	وحدت کالونی لاہور	۶۰/۷۵	اول
	آنسہ قمر النساء	بٹالہ کالونی لائلپور	۵۹	دوم
	فرخندہ شریف	سرگودھا	۵۷	سوم
	عذرا شمیم	دھیر کے کلاں	۵۶	"
	تبسم سعید	گلبرگ لاہور	۵۶	"

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کی نانی محترمہ زوجہ حکیم مرغوب اللہ صاحب کافی عرصہ سے بعارضہ فالج بیمار ہیں احباب جماعت دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ سے نوازے۔ آمین (ملک خالد محمود اعوان جامعہ احمدیہ ربوہ)

۲۔ مکرم عبد الرشید صاحب ملک ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کی اہلیہ چند روز سے بیمار ہیں۔ اب انہیں بغرض علاج و آپریشن لاہور لے جایا گیا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپریشن کو کامیاب کرے۔ آمین۔ (محمد مصلح اللہ شاہ ہیں دار الرحمت غربی ربوہ)

۳۔ اولاد کی بہتری کے لئے خاص دعا کر کے ممنون فرمائیں۔

قائدین مجالس ماہ بماہ رپورٹ کارگزاری ماہانہ باقاعدہ اور بر وقت بھجواتے رہیں (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل بغرض اس کے شائع کی جاری ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر اطلاع دیں جائے۔
۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔
۳۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔
(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۱۰۳۶

میں حافظ محمد عبداللہ ولد میاں رحمت اللہ قوم سیل پیشہ ملازمت عمر ۷۰ سال بیعت ۱۹۳۳ء ساکن پنڈی بھٹیاں ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۱۱/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔
میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:
۱۔ مکان واقع پنڈی بھٹیاں ضلع گوجرانوالہ رقبہ ۲ ۳/۴ کی ایکڑ مالیتی ۷۰۰۰ روپے
۲۔ جمع شدہ رقم امانت فنڈ ۱۸۰۰ روپے
۳۔ دس مرلہ زمین واقع دار العلوم ربوہ قیمت ۳۷۵ روپے۔
میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔
اس وقت مجھے مبلغ ۷۵/- روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔
العبد: حافظ محمد عبداللہ معلم اصلاح و ارشاد پنڈی بھٹیاں۔ ضلع گوجرانوالہ۔
گواہ شد: دوست محمد شاہد۔
گواہ شد: محمد ابراہیم شاد چک نمبر ۱۱۷ ضلع شیخوپورہ۔

مسل نمبر ۲۱۰۳۷

میں انیس احمد ولد میاں عبد الدین صاحب قوم جٹ پیشہ تعلیم عمر ۲۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۲/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔
۱۔ ایک کلائی کی گھڑی قیمت ۶۰ روپے
۲۔ نقد مبلغ ۳۵ روپے
میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی
اس وقت مجھے مبلغ ۵/- روپے جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔
العبد: انیس احمد مکان ۱۱/۲۵ دار الرحمت شرقی ربوہ
گواہ شد: چوہدری رشید احمد صدر مجلس موصیان وصیت نمبر ۸۷۲۵ جماعت احمدیہ ٹیکسلا
گواہ شد: بدر الدین انسپکٹر تحریک جدید ربوہ

مسل نمبر ۲۱۰۳۹

میں محمد اسلم ناصر ولد غلام محمد صاحب قوم سندھو جٹ پیشہ کمپونڈر عمر ۳۴ سال بیعت ۱۹۴۵ء ساکن دستگیر کراچی۔ ضلع کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۲/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے:
ایک عدد موٹر سائیکل سیکنڈ ہینڈ ۲۲۰۰/- روپے
نقد: ۲۰۰۰ روپے۔
میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔
اس وقت مجھے مبلغ ۴۰۰ روپے ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔
العبد: محمد اسلم ناصر ۱۲۹۹ دستگیر سوسائٹی کراچی ۳۸
گواہ شد: محمد مسعود احمد قریشی۔ سیکرٹری وصایا حلقہ دستگیر سوسائٹی کراچی۔
گواہ شد: چوہدری محمد صادق ۵۸/۹ دستگیر سوسائٹی کراچی ۳۸۔

مسل نمبر ۲۱۰۴۰

میں مبارک احمد ولد محمد لطیف صاحب قوم راجپوت جنجوعہ پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوہ نور ریان ملز کالا شاہ کاکو ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۱۰/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۲۲۳ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔
العبد: مبارک احمد کوہ نور ریان ملز کالا شاہ کاکو ضلع شیخوپورہ
گواہ شد: محمود احمد قائد مجلس خدام الاحمدیہ مریدکے موصی نمبر ۱۹۲۹۳۔
گواہ شد: محمد یوسف مغل دانا نگر بادامی باغ لاہور۔ حال شیخوپورہ۔

مسل نمبر ۲۱۰۴۱

میں عالم بی بی زوجہ چوہدری فتح الدین صاحب قوم کمبوہ پیشہ خانہ داری عمر ۶۳ سال بیعت ۱۹۵۴ء ساکن نیو سمن آباد لاہور ضلع لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰/۶/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔
حق مہر ۳۲۶۲ روپے
میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔
الامۃ: عالم بی بی زوجہ چوہدری فتح الدین فاروقی اعظم سٹریٹ چاہ ننھے والا سمن آباد لاہور۔
گواہ شد: محمد اکرم صدر حلقہ رحمان پورہ لاہور
گواہ شد: عبد الحمید زعیم خدام الاحمدیہ حلقہ رحمان پورہ۔ لاہور۔

مسل نمبر ۲۱۰۴۲

میں قدرت اللہ ولد فضل دین صاحب قوم راجپوت کھوکھر پیشہ زمیندارہ عمر ۶۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شاہدرہ۔ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۱۱/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:
۱۔ مکان واقع دار الرحمت غربی ربوہ ۴۷/۶۳ رقبہ ۹ مرلے مالیت ۱۰۰۰/- روپے۔
۳۔ زرعی زمین ڈیڑھ ایکڑ مالیتی ۴۵۰۰/- روپے
میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے
العبد۔ قدرت اللہ ولد فضل دین صاحب شاہدرہ ڈاکخانہ نالوالہ ضلع شیخوپورہ
گواہ شد: محمود احمد مربی سلسلہ احمدیہ حلقہ [illegible] ضلع سیالکوٹ۔
گواہ شد: دین محمد بقلم خود محلہ دار البرکات ربوہ

مسل نمبر ۲۱۰۴۳

میں احسان الحق ولد عبد الحق صاحب قوم جٹ سیال پیشہ ملازمت عمر ۴۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۱۲/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۶۶/- روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔
العبد۔ احسان الحق ولد عبد الحق صاحب ربوہ
گواہ شد۔ محمد ابراہیم سیکرٹری انصار اللہ مرکزیہ
گواہ شد۔ ملک الہام نبی سیکرٹری امور عامہ دار الصدر جنوبی۔ ربوہ۔

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق مینجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

دُنیا میں اِسلام کو غالب کرنے کا عظیم منصوبہ

تمام اکناف عالم میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا محبت بھرا پیغام پہنچانے اور سارے جہان میں اسلام کو غالب کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جو عظیم منصوبہ دے کر مبعوث فرمایا تھا۔ الحمد للہ کہ اس پر کامیابی سے عمل جاری ہے نصرت جہاں سکیم بھی اسی عظیم منصوبہ کی ایک کڑی ہے جو کام کو اور تیز کرنے کے لئے خدائے رحیم نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو سمجھائی ہے۔ پس آئیے نصرت جہاں ریزرو فنڈ کو مضبوط بنانے کے لئے ہم سب مل کر کوشش و سعی کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمارا مددگار ہو۔"

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

تحریک جدید کے مالی جہاد میں روح مسابقت کیوں ضروری ہے

ارشادات سیّدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی روشنی میں

۱۔ فرمایا: "آپ ایک برگزیدہ الٰہی جماعت میں سے ہیں۔ سابقون الاوّلون میں شامل ہونے کی کوشش کرنا آپ کا حق ہے۔ جس کے لینے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے"

۲۔ اس میں سلسلہ کا فائدہ ہے

فرمایا: "میں یہ بھی توجہ دلاتا ہوں کہ جو لوگ وعدے کریں وہ جلد سے جلد ان کو پورا کرنے کی بھی کوشش کریں۔ تا ان کی قربانی سے سلسلہ کو فائدہ پہنچے۔ چاہیئے کہ جو دوست سابقون الاوّلون میں ہونا چاہیں۔ وہ ۳۱ مارچ تک اپنے وعدے ادا کر دیں"

اس ارشاد کی روشنی میں ۳۱ر مارچ تک اپنا چندہ ادا کر دینے والوں کی فہرست انشاء اللہ بغرض دعا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کی جائے گی عہدیداران جماعت ان ارشادات سے احباب جماعت کو آگاہ فرمائیں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

زعماء کرام انصار اللہ توجہ فرمائیں

سال رواں کا دوسرا ماہ گزر رہا ہے مگر ابھی تک مجالس کے معتدبہ حصہ کی طرف سے بجٹوں کا انتظار ہے۔ "جو کام کرنا ہے وہ کل کی بجائے آج ہی کیا جانا چاہیئے" "جیت اسی کی ہے جو وقت کی قدر کرے" (حضرت مصلح موعودؓ) (قائد مال انصار اللہ مرکزیہ)

ھو الشافی

اپھارہ کی شدت سے گر کر قریب المرگ جانور... کو بھی اگر اکسیر اپھارہ کا پیکٹ پہنچ گیا تو اس کا اپھارہ فوراً غائب ہو کر اس کی جان بچ گئی"

تحریر جناب شیر علی صاحب زعیم انصار اللہ ادرحمال ضلع سرگودھا۔ فی پیکٹ (ایک جانور کے لئے) ۱/ اردپیہ
درجن یا زیادہ پر ۱۵٪ کمیشن۔ دو درجن یا زیادہ پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی۔ بند پیکٹوں میں بیس سال تک موثر رہتی ہے غیر مفید ہو تو واپسی قیمت کی رعایت۔ اکٹھا سٹاک لے کر ثواب، منافع اور ثواب کمائیں۔
کیورٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۲۵ کمرشل بلڈنگ راہ قائد لاہور فون نمبر ۵۳۳۸۱
برکت چارہ فروش پھاٹک ۸ جھال خانوانہ لائلپور
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گول بازار ربوہ۔ فون نمبر ۶۰۷

مکرم ملک ایوب احمد صاحب آف نذیر آباد فارم لوبوالہ کی وفات

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ میجر جنرل نذیر احمد صاحب ملک مرحوم کے برادر اصغر ملک ایوب احمد صاحب آف نذیر آباد فارم لوبوالہ یکم مارچ کو اچانک دل کے عارضہ سے ۴۷ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

مرحوم کا جنازہ ملک طاہر احمد صاحب ابن میجر جنرل نذیر احمد صاحب مرحوم ربوہ لائے جہاں پر ۲ر مارچ کو نماز جمعہ کے بعد محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بعد ازاں عام قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ تدفین مکمل ہونے پر مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب دیالگڑھی نے دعا کرائی۔

مرحوم بہت نیک خدا ترس با اخلاق اور مخلص احمدی تھے۔ ہمدردی خلق اور تبلیغ کا خاص شوق رکھتے تھے۔ ایک لڑکا اور پانچ لڑکیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور انہیں بلند درجات عطا کرے اور مرحوم کی اہلیہ صاحبہ محترمہ بچوں اور دیگر تمام لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور آپ کا خود حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

درخواست دعا

محترم میجر ڈاکٹر شاہ نواز خان صاحب ڈیڑھ سال کے بعد ہجرت مرکز سلسلہ میں واپس تشریف لے آئے ہیں۔ آپ حج بیت اللہ سے بھی مشرف ہوئے ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی واپسی ہر لحاظ سے بابرکت کرے آمین

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

کوئٹہ ۴ر مارچ۔ سول مسلح افواج نے بلوچستان میں مری قبیلہ کے علاقہ میں کوہلو پہاڑی کے قریب گوریلا فوج کے لیڈر شیر محمد مری کو گرفتار کر لیا شیر محمد مری کی گوریلا فوج کے ہائی کمان کے بعض دیگر ارکان کو بھی شیر محمد مری کے ساتھ پکڑ لیا گیا۔ شیر محمد مری اور ان کے ساتھیوں کو ملک سے باہر فرار ہونے کی کوشش کرتے ہوئے گرفتار کیا گیا۔ شیر محمد مری کی زیر کمان گوریلا فوج کی تعداد تقریباً بیس ہزار ہے۔ پاکستان انٹرنیشنل کے مطابق شیر محمد مری اور ان کے ساتھ پکڑے جانے والے افراد کا نیشنل عوامی پارٹی سے گہرا تعلق ہے۔ شیر محمد مری جن کے بارے میں باور کیا جاتا ہے کہ وہ نیشنل عوامی پارٹی سے قریبی تعلقات رکھتے ہیں وہ متعدد مرتبہ بلوچستان میں ناکام بغاوتوں کی قیادت کر چکے ہیں۔

پشاور ۳ر مارچ۔ پیپلز پارٹی پاکستان مسلم لیگ اور متحدہ محاذ میں صوبہ سرحد میں مخلوط وزارت بنانے پر مفاہمت ہو گئی ہے اس امر کا فیصلہ ایک مشترکہ اجلاس میں ہوا۔ مرکزی وزیر حیات محمد خان شیرپاؤ نے یہ اعلان کرتے ہوئے کہا کہ تینوں پارلیمانی گروپوں نے ایک دوسرے پر اعتماد کیا ہے انہوں نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ کولیشن کی قیادت اور حکومت سازی سے متعلق دیگر امور بعد میں طے کئے جائیں گے ان امور کا فیصلہ آئندہ اجلاس میں ہوگا جو بہت جلد منعقد ہوگا۔

اسلام آباد ۳ر مارچ۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ حکومت پاکستان نے ۴۲ بھارتی ملاحوں کو رہا کرنے کا فیصلہ کیا ہے یہ ملاح ۱۹۷۱ء کی جنگ میں گرفتار کئے گئے تھے۔ بھارتی حکومت بھی پاکستانی تجارتی جہازوں کے ایک سو ایک ملاحوں اور ۴۲ مسافروں کو رہا کرنے پر آمادہ ہو گئی ہے۔ انہیں بھی بھارت نے ۱۹۷۱ء کی جنگ میں پکڑا تھا۔ ان قیدیوں کا تبادلہ ۱۰ر مارچ کو واہگہ سرحد پر عمل میں آئے گا۔

واشنگٹن ۳ر مارچ۔ صدر نکسن نے اسرائیلی وزیر اعظم مسز گولڈا میئر کو یقین دلایا ہے کہ اسرائیل کو امریکہ کی اقتصادی اور فوجی امداد جاری رہے گی۔

خرطوم ۳ر مارچ عرب چھاپہ ماروں نے سعودی سفارتخانہ کی ایک دعوت کے موقع پر جن پانچ سفارتی نمائندوں کو بطور یرغمال پکڑ لیا تھا ان میں سے تین کو ہلاک کر دیا ہے۔ ہلاک ہونے والوں کا تعلق امریکہ اور بلجیم سے تھا